57
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۱ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۴ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

ڈاڑھ میں اور زبان کے پچھلے حصہ میں درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ صلح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے جیسی ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو کمزوریوں کے دُور کرنے کے واسطے استغفار بہت پڑھنا چاہئے

بے جا تعصّبوں، کینوں، حسدوں اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہر ایک بات سے بچو

(۱) "انسان کے اندر دو قسم کے گناہ ہوتے ہیں ایک وہ جن سے خدا کی نافرمانی دیدہ و دانستہ کرتا ہے اور بے باکی سے گناہ کرتا ہے ایسے لوگ مجرم کہلاتے ہیں یعنی خدا سے ان کا بالکل قطع تعلق ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کے ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ جو ہر چند بدی سے بچتے ہیں مگر بعض دفعہ بسبب کمزوری کے کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ سو جس قدر انسان گناہوں کو چھوڑتا اور خدا کی طرف آتا ہے اسی قدر اس کے خواب اور کشف دخلِ شیطانی سے پاک ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ان تمام دروازوں کو بند کر دیتا ہے جو شیطان کے اندر آنے کے ہیں تب اس میں سوائے خدا کے اور کچھ نہیں آتا۔ جب تم سنو کہ کسی کو الہام ہوتا ہے تو پہلے اس کے الہامات کی طرف مت جاؤ۔ الہام کچھ شئے نہیں جب تک کہ انسان اپنے تئیں شیطان کے دخل سے پاک نہ کرلے اور بے جا تعصّبوں اور کینوں اور حسدوں سے اور ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی بات سے اپنے آپ کو صاف نہ کرلے۔ دیکھو اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک حوض ہے اور اس میں بہت سی نالیاں پانی کی گرتی ہیں پھر ان نالیوں میں سے ایک کا پانی گندہ ہے تو کیا وہ سارے پانی کو گندہ نہ کر دے گا۔ یہی راز ہے جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا گیا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ہاں انسان کو ان کمزوریوں کے دُور کرنے کے واسطے استغفار بہت پڑھنا چاہئے۔ گناہ کے عذاب سے بچنے سے استغفار ایسا ہے جیسا کہ ایک قیدی جرمانہ دے کر اپنے تئیں قید سے آزاد کرا لیتا ہے مگر استغفار سے خدا اس کو نیچے دبا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵)

(۲) "استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔ نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۶)

(۳) "استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۹)

مامور من اللہ کی پاک صحبت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۹۰۱ء میں فرمایا:۔

"مشکلات ضرور ہوتے ہیں تمہیں بھی آئیں گی مگر اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ہم نے جس کو امام، مامور من اللہ مانا ہے اور خدا کے فضل سے علیٰ وجہ البصیرت مانا ہے۔ اس کو خدا کے لئے مانا ہے پس ہم کو تو اپنی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ مزکی کے پاس رہنے کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی۔ علوم میں سے ہمیں ضرورت ہے اس بات کی کہ اسماء اللہ معلوم ہوں۔ خدا تعالیٰ کے افعال کا علم ہو۔ ایمان کے معنے معلوم ہوں۔ کفر اور نفاق کی حقیقت معلوم کریں۔ ایک میرے بڑے پڑھے لکھے دوست نے کئی بار مجھ سے پوچھا ہے کہ عبادت کیا چیز ہے؟

پس جب اتنے بڑے علم کے بعد بھی ان کو مشکل پیش آئی تو وائے ان لوگوں پر جو مطلق بے خبر اور ناواقف ہیں۔

پہلا الہام جو ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوا وہ بھی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ہی تھا۔ اور پھر رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کی دعا تعلیم ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ (باقی صفحہ ۶)

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات تا اطلاع ثانی نہیں ہوگی

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہوگی احباب یہ امر نوٹ فرمالیں اور اس کا خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۵۴ ہش

اللہ تعالیٰ کی ایک سُنّتِ مستمرّہ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے واسطے تمام بنی نوع انسان کی طرف افضل الرسل اور خاتم النبیین کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تو ابتداء میں چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا آپؐ کی قوم کی غالب اکثریت آپؐ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئی۔ مخالفت کا وہ طوفان برپا ہوا کہ الامان والحفیظ۔ اپنی قوّت و طاقت اور تعداد کی کثرت کے نشہ میں کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر کان دھرنے کے لئے کسی صورت تیار نہ تھے۔ آخر جب اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی نافرمانیوں اور ستم رانیوں کی وجہ سے آنے والے عذاب سے آگاہ کیا تو انہوں نے اپنی بدبختی کے نتیجہ میں یہ کہتے ہوئے کہ ان پر عذاب کبھی نہیں آئیگا خود عذاب کے بارہ میں بھی استہزاء سے کام لیا اور عذاب کی پیش خبری کا جی بھر کر مذاق اُڑایا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ کثرت تعداد، قوّت و طاقت اور اثر و رسوخ پر گھمنڈ نہ کریں بلکہ ان سے پہلے جو نافرمان قومیں گزر چکی ہیں ان کے حالات مطالعہ کریں اور اُن کے انجام سے سبق سیکھیں کیونکہ وہ قومیں ان کے (یعنی کفّار مکّہ کے) مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور، اثر و رسوخ کی مالک اور دُنیوی علوم و فنون میں دسترس رکھنے والی تھیں۔ انہوں نے مامورین الٰہی کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ انہیں تضحیک کا نشانہ بنایا اور ان کے خلاف ہر قسم کے مظالم ڈھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور حد یہ ہے کہ جب انہیں ان کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا تو انہوں نے اس پیش خبری کے بارہ میں بھی استہزاء سے کام لیا اور جب حسب پیشگوئی عذاب نے انہیں آلیا تو پھر نہ اُن کی کثرت تعداد کام آسکی اور نہ قوّت و طاقت اور وسائل کی بہتات سے ہی وہ کوئی فائدہ اٹھا سکے۔ بجز ہلاکت کے اور کچھ اُن کے حصّہ میں نہ آیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کفار مکہ کو ان کے گھمنڈ کی انجام یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (المؤمن آیات ۸۳، ۸۴)

ترجمہ:- کیا یہ (یعنی کفّارِ مکّہ) زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا؟ وہ تعداد میں ان سے زیادہ تھے اور طاقت کے لحاظ سے اور زمین پر اپنے آثار کے لحاظ سے مضبوط تر تھے لیکن جو کچھ انہوں نے کمایا اور حاصل کیا وہ اُن کے کسی کام نہ آیا۔ اور جب اُن کے پاس اُن کے رسول نشانات لے کر آئے تو ان کے پاس جو تھوڑا بہت علم تھا اُس پہ فخر کرنے لگے۔ (بالآخر) جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اُسی نے اُن کو گھیر لیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ازمنۂ گزشتہ کی وہ نافرمان قومیں کفار مکہ کے مقابلہ میں بلحاظ تعداد زیادہ اور بلحاظ قوت و طاقت مضبوط تر اور دنیاوی علوم و فنون میں بالاتر تھیں جب ان کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کے نتیجہ میں عذاب نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتی تھیں انہیں آگھیرا تو پھر ان کا گھمنڈ اور قوت و طاقت کا نشہ اور ایذاء رسانیوں کا طنطنہ خاک میں مل کر رہ گیا اور لگے عاجزی دکھاتے ہوئے گڑگڑانے اور عرض کرنے کہ ہم اپنے گناہوں اور مظالم کی معافی طلب کرتے ہیں اور خدا کے پیغام پر ایمان لاتے ہیں لیکن جس طرح نزولِ عذاب سے قبل ان کا گھمنڈ اور استہزاء ان کے کام نہ آسکا اور وہ آنے والے عذاب کو نہ روک سکا، اسی طرح نزولِ عذاب کے وقت ان کا گڑگڑانا اور ایمان لانے پر ان کا آمادگی ظاہر کرنا انہیں عذاب کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ نہ رکھ سکا کیونکہ نزولِ عذاب کے وقت کی جانے والی توبہ عند اللہ مقبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نزولِ عذاب کے وقت ان کی دِلی کیفیت اور حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المؤمن آیات ۸۵، ۸۶)

ترجمہ:- پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہہ اُٹھے ہم تو اللہ کو ایک قرار دیتے ہوئے اُس پر ایمان لاتے ہیں اور اُس کے ساتھ جن چیزوں کو ہم شریک قرار دیا کرتے تھے ان کا ہم انکار کرتے ہیں۔ پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اُن کے (آخری وقت کے اس) ایمان نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ یہی اللہ کی مقررہ **سُنّت ہے جو اُس کے بندوں میں جاری چلی آتی ہے۔** چنانچہ اُس وقت بھی انکار کرنے والے (یعنی وہ لوگ جو قبل از نزولِ عذاب انکار پر اصرار کیا کرتے تھے) گھاٹے میں پڑ گئے۔

کفار مکّہ کو اللہ تعالیٰ نے جن نافرمان قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرنے کی اُسوقت تلقین فرمائی اور اُن کی جس حالت کا تذکرہ فرمایا اُس میں اپنی ایک سُنّتِ مستمرّہ کا بھی ذکر فرمایا اور وہ سُنّت یہ ہے کہ استغفار اور توبہ وہی نتیجہ خیز اور مثمر بثمرات ہوتی ہے جو قبل از نزولِ بلا کی جائے۔ وہ استغفار اور توبہ جو نزولِ عذاب کے وقت (یعنی اُسوقت جب عذاب نازل ہو رہا ہو) کی جائے بے سُود ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت اور کوئی قیمت نہیں ہوتی اور وہ ردّ کر دی جاتی ہے۔

چنانچہ جب حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے نزولِ عذاب سے قبل توبہ کی تو وہ قبول کر لی گئی اور خدا تعالیٰ نے عذاب کو اُن پر سے ٹال دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ (یونس آیت ۹۹)

ترجمہ:- اور کیوں یونسؑ کی قوم کے سوا کوئی ایسی بستی نہ ہوئی جو (سب کی سب) ایمان لاتی اور اس کا ایمان لانا اُسے نفع دیتا۔ جب وہ (یعنی یونسؑ کی قوم کے لوگ) ایمان لائے تو ہم نے ان پر سے اس ورلی زندگی میں بھی رسوائی کا عذاب دُور کر دیا اور انہیں ایک وقت تک (ہر طرح کا) سامان عطا کیا۔

برخلاف اس کے جب فرعون نے عذاب کو نازل ہوتا دیکھ کر اپنی توبہ کا اعلان کیا تو خدا تعالیٰ نے اس کی توبہ کو قبول نہ کیا اور اسے غرق ہونے دیا۔ چنانچہ اس کی ایسے وقت کی توبہ قبول نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (یونس آیات ۹۱، ۹۲)

ترجمہ:- حتّٰی کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اسے (فرعون کو) آپکڑا تو اُس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس (مقتدر ہستی) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اُسکے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں (سچّی) فرمانبرداری اختیار کرنیوالوں میں سے ہوتا ہوں۔ (ہم نے کہا) کیا اب (تُو ایمان لاتا ہے) حالانکہ پہلے تُو نے نافرمانی کی اور تُو مفسدین میں سے تھا۔

الغرض نزولِ عذاب سے قبل استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانا ضروری ہوتا ہے۔ جو لوگ قبل از نزولِ بلا خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس سے پناہ کے طالب ہوتے ہیں وہ بچائے جاتے ہیں اور جو لوگ پہلے تو شرارتوں میں مصروف رہتے ہیں اور فساد بپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور نزولِ عذاب کے وقت توبہ توبہ پکارنے لگتے ہیں انکا توبہ کرنا انکے کسی کام نہیں آتا۔ سعادت اسی میں ہے کہ انسان نزولِ بلا سے قبل استغفار اور توبہ میں مشغول رہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی اس سے غافل نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

(مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

(۲)

خدا اور رسول ؐ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ جس طرح اسلام کا خدا زندہ ہے، اس کا رسول ؐ زندہ ہے اسی طرح اسلام کی کتاب قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اُس وقت حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح اپنے خدا کو پکار پکار کر یہ کہہ رہی تھی کہ:۔

یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ○

اے میرے رب! میری قوم قرآن کو چھوڑ گئی ہے۔

اور اُس وقت حدیث نبوی ؐ کے یہ الفاظ صادق آ رہے تھے کہ لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ کہ قرآن کے صرف الفاظ رہ گئے تھے حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن غلط اور باطل خیالات و نظریات کو دلائل سے رد کیا جن کی وجہ سے قرآن کریم زندہ ہوتے ہوئے بھی مُردہ کی شکل میں پڑا ہوا تھا۔

چنانچہ ایک خیال یہ تھا کہ قرآن کریم کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے اور قرآن میں آنے سے رہ گیا ہے۔ آپ نے روشن دلیلوں سے اس خیال کو رد فرمایا اور بتایا کہ قرآن کریم کا ایک لفظ بھی باہر نہیں رہا نہ ضائع ہوا بلکہ جو خدا تعالیٰ نے نازل کیا وہ سب اس میں محفوظ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کہہ کر قرآن کریم کی دائمی حفاظت کا ذمہ خود لے چکا ہے۔

ایک اور خیال عام طور پر لوگوں میں پیدا ہو چکا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ یہ ایک خطرناک خیال تھا جس سے سارا قرآن ہی مشکوک و مشتبہ ہو جاتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ قرآن کریم کی بعض آیات تو کجا اس کی ایک زیر اور زبر اور ایک شعشہ تک بھی منسوخ نہیں ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

پھر احادیث کو قرآن کریم پر مقدم و قاضی بنایا جا رہا تھا اور حدیث کو آیت قرآنی پر فوقیت دی جا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن خدا کا کلام ہے اس لئے خدا کے کلام پر دوسرا کلام مقدم و قاضی نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم خود قاضی ہے اور حدیث پر اس کو تقدم حاصل ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۷)

پھر قرآن کریم کے قصص کے متعلق یہ خیال پایا جاتا تھا کہ یہ صرف بغرض عبرت و نصیحت بیان کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ ان کو محض قصے کہانیاں خیال کرنے لگ گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی قصص کے بارہ میں جو نقطۂ نظر پیش کیا وہ صداقتِ قرآن کا سورج چڑھا دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں اُن کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گذشتہ لوگوں کے نیک کام اور بدکام پیش کر کے ان کا انجام سنا دیا جاوے تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے اور جتلایا گیا ہے کہ اسی زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار ایسی ہی سزائیں ملیں گی جیسی پہلے شریر لوگوں کو ملی تھیں اور صادق قول اور راست بازوں کو ایسی فتح ہو گی جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتی تھی۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۴۸)

پھر ایک خیال یہ رائج ہو گیا تھا کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف کا سلسلہ پچھلے زمانہ میں ختم ہو گیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بآوازِ بلند اعلان کیا کہ:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

پھر قرآن کریم کے بارے میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ اس کے الفاظ و مضامین میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خیال کو بھی رد کیا اور دلائل سے ثابت کیا کہ قرآن کریم کی آیات و مضامین میں ایک عظیم الشان ربط اور ترتیب موجود ہے۔

پھر ایک خطرناک رَو یہ چل پڑی تھی کہ مخالفینِ اسلام قرآن کریم کے جس حصہ پر بھی معترض ہوتے تھے علماء اس حصہ کو یا تو منسوخ قرار دے دیتے تھے اور یا یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے تھے کہ اس کا حقیقی علم صرف خدا کو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عجیب و غریب اور عظیم الشان نقطۂ نظر پیش کیا اور اس کو عملاً ثابت کر دکھایا جس سے قرآن کریم کی شان دوبالا ہو گئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے ہر ایک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافر دل کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ حاشیہ)

اسی طرح لوگ قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کا انکار کر رہے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تاثیرات روحانیہ کو پرزور طریقہ سے ثابت کیا۔ آپ اسی سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

آپ فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

الغرض حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہر پہلو سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے، اسلام کا رسول زندہ رسول ہے، اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے۔ اور جس مذہب کا خدا بھی زندہ ہو، رسول بھی زندہ ہو، کتاب بھی زندہ ہو اس مذہب کے زندہ ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے؟

اسی لئے آپ نے فرمایا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی معہود کا ایک کام کسر صلیب
بتایا گیا تھا کہ وہ مذہب عیسائیت کا
مقابلہ کرے اس کو مغلوب کرے گا اور اس
کے عروج کو خاک میں ملا دے گا۔ چنانچہ
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام
نے اس سلسلہ میں جو پہلا کارنامہ سر انجام
دیا وہ یہ ہے کہ آپ نے عیسائیوں کے
اس عظیم منصوبہ کو ناکام بنا دیا جس کے
ذریعہ وہ عالم اسلام پر تثلیث کا
پرچم لہرانے کا تہیہ کر چکے تھے عیسائی
قوم بڑی ہوشیار و چالاک قوم ہے
اسی لئے اس کو احادیث میں دجال
کا نام دیا گیا ہے کہ وہ دجل اور فریب
سے مسلمانوں میں گھس گئے۔ چنانچہ
عیسائیوں نے پہلے بڑے دجل اور بڑی
ہوشیاری اور منافقت کے ساتھ مسلمانوں
میں اپنے عقائد و خیالات کو داخل کیا
جن کا ذکر میں پہلے بھی کر آیا ہوں۔ جب
انہوں نے دیکھا کہ ان سے ملتے جلتے عقائد
مسلمانوں میں پختہ اور راسخ ہو گئے ہیں
اس انتہا تک کہ وہ ان کو اپنے مذہب اسلام
کا ایک حصہ سمجھنے لگ گئے ہیں تو عیسائیوں
نے سمجھ لیا کہ اب مسلمان عیسائیت کے لئے
ایک آسان شکار ہیں سو وہ ان پر جھپٹ
پڑے اور پورے عالم اسلام میں مسیحیت
کی تبلیغ کے جال بچھا دئے اور تھوڑے
سے عرصہ میں لاکھوں مسلمان اور بیسیوں
علماء دین عیسائیت کا شکار ہو گئے
اس کامیابی کو دیکھ کر پادریوں کے حوصلے
بلند ہو گئے اور انہوں نے علی الاعلان
یہ کہنا شروع کر دیا کہ تھوڑے سے ہی عرصہ
تک اسلامی دنیا عیسائیت کی آغوش میں
آ جائے گی اور اسلام کا نام و نشان
مٹ جائے گا۔ چنانچہ امریکہ کے مشہور
پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے ایک
موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ

"اب میں اسلامی ممالک میں
عیسائیت کی روز افزوں
ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس
ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی
چمکار آج ایک طرف لبنان میں
ضوء فگن ہے تو دوسری طرف
فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں
اور باسفورس کا پانی اس کی
چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے
یہ صورت حال پیش خیمہ ہے
اس آنے والے انقلاب کا
کہ جب قاہرہ دمشق اور
طہران کے شہر خداوند یسوع
مسیح کے خدام سے آباد نظر
آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار
صحرائے عرب کے سکوت کو
چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی
اس وقت خداوند یسوع اپنے
شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے
شہر خاص کعبہ کے حرم میں
داخل ہوگا۔"

(بیروز لیکچرز ۴۲)

حضرات: یہ وہ خواب تھے جو عیسائی
اسلامی دنیا پر عیسائیت کے غلبہ اور
فتح کے دیکھ رہے تھے اور یہ وہ یلغار
تھی جس کے مقابلہ کے لئے مسلمان بالکل
بے دست و پا تھے۔ چونکہ عیسائیت کی
یلغار اور کامیابی کا ایک بڑا سبب وہ
عقائد باطلہ تھے جو مسلمان حضرت مسیح
سے متعلق رکھتے تھے اور پادریوں کا
سب سے بڑا حملہ اسی راستہ سے ہی
ہوتا تھا۔ اس لئے مسیح زمان اور مہدی
دوران حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام
نے سب سے پہلے اس راستہ کو بند کیا
ان خطرناک عقائد اور فاسد خیالات
کی اصلاح کی اور قرآن و حدیث سے ان
کا باطل ہونا ثابت کیا اور اس طرح آپ نے
ایک ہی ضرب شدید سے عیسائیت کی
کی ایک ٹانگ توڑ دی جو مسلمانوں کے
فاسد خیالات کی ٹانگ تھی اور بیرونی
حملہ کا یہ راستہ بند کر کے مسلمانوں کو
عیسائیت کے چنگل سے بچا لیا۔ حقیقت
میں عالم اسلام کی یہ ایک بہت بڑی
خدمت ہے جو حضرت بانی احمدیت علیہ
السلام نے سر انجام دی جس سے ایک
مسلمانوں کے اپنے غلط خیالات کی اصلاح
ہو گئی۔ اور دوسری طرف وہ عیسائیت
کے اثر و رسوخ سے محفوظ ہو گئے۔ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے اندرونی
اصلاح کر کے درحقیقت اسلام کے دفاع
کی پوزیشن کو اتنا مضبوط و مستحکم بنا
دیا ہے کہ اب دشمن اس پر حملہ کرنے کی
جرأت نہیں کر سکتا لیکن مسیح موعود نے
صرف دفاع ہی نہیں کرنا تھا بلکہ خود دیگر
مذاہب پر حملہ آور ہو کر ان کو مغلوب
بھی کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے اس زبردست دفاع
کے ذریعہ نہ صرف دشمن کو اسلام
کی حدود سے باہر بھگا دیا بلکہ خود ان کی
حدود میں داخل ہو کر ان پر بھرپور حملہ کر
دیا۔ آپ نے عیسائیت کے بنیادی عقائد
تثلیث، حیات مسیح، الوہیت مسیح
ابنیت مسیح اور کفارہ وغیرہ کو عقلی
اور نقلی دلائل و براہین سے ایسے طور پر
رد کیا کہ عیسائی دنیا دم بخود ہو کر رہ گئی
زمین پاؤں کے نیچے سے نکلتی ہوئی نظر آنے لگی
(باقی)

اذکروا موتاکم بالخیر

جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹی آف کلکتہ مرحوم کا ذکر خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

انسان پر اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں
میں سے ایک فضل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اسے رزق حلال میں فراوانی عطا فرمائے
اور اس مال کو راہ حق میں صرف کرنے کے
لئے انشراح قلب بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ
نے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ سعادت
بخشی ہے کہ وہ مقدور بھر اللہ کی راہ میں
اپنے مال خرچ کرتے ہیں آمدنی کم ہو یا زیادہ
ہر مخلص احمدی انفاق فی سبیل اللہ کے
فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے
ارکان میں سے صاحب ثروت انسانوں
کو عام طور پر خرچ کرنے کی توفیق عطا
فرمایا ہوا ہے ہر دور میں ایسے مالدار
لوگ جماعت کے لئے باعث فخر رہے
ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت
اپنی ذہانت، محنت اور تجربہ سے
کثیر مال جمع کرتے ہیں اور اسے جماعتی
کاموں اور اشاعت دین کے لئے بے دریغ
خرچ کرتے ہیں۔

گذشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد صدیق
صاحب آف کلکتہ (متوطن چنیوٹ) کا انتقال
ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
آپ بھی ان مخلص احمدیوں میں سے تھے
جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال کی فراوانی سے
نوازا ہے اور پھر انہیں دین کی خاطر بنی نوع
انسان کے فائدہ کے لئے اس مال کو خرچ
کرنے کی سعادت بھی بخشتا ہے۔

سیٹھ صاحب مرحوم طبعاً سخی واقع
ہوئے تھے جو ایسی طبیعت والے
بزرگ کریمت احمدیہ کے حکم میں ہوتے ہیں
مزید براں سیٹھ صاحب مرحوم نمود و نمائش
سے بھی بہت دور تھے۔ انہوں نے بہت
سے خیراتی کاموں میں روپیہ خرچ کیا
اور ہمیشہ یہ خواہش رکھی کہ اس کا عام
چرچا نہ ہو۔ ہاں یہ ضرور چاہتے تھے کہ
اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ خرچ مقبول ہو جائے
بعض اہم مساجد وغیرہ کی تعمیر میں غیر معمولی
حصہ لینے کی سعادت بھی انہیں حاصل
ہوئی اور غرباء پروری کے سلسلہ میں بھی
مختلف مقامات پر ان کے زندہ آثار
موجود ہیں مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں
نے اپنی اس نیکی کو کبر و غرور یا دوسروں پر
احسان جتانے کا موجب بنایا ہو۔ ان کی زندگی
کا یہ پہلو بہت قابل رشک رہا ہے۔

وہ کافی عرصہ تک جماعت احمدیہ کلکتہ
کے رکن رکین رہے ہیں اور بعض دفعہ افراد
جماعت بلکہ سگے بھائیوں میں بھی اختلاف
خیال ہو جاتا ہے لیکن مومنوں کا طریق یہ ہے
کہ جب حق کھل جائے اور جماعتی طور پر کوئی
فیصلہ ہو جائے تو اسے بلا چون و چرا اور
بشاشت کے ساتھ قبول کر لیا جائے میرے
اپنے علم و تجربہ کی حد تک محترم جناب سیٹھ
صاحب مرحوم اس وصف میں بھی بہت آگے
تھے۔ ان کے حالات دیکھ کر ہمیشہ ان
کے لئے دل سے دعا نکلتی رہی ہے۔

سلسلہ اور اس کے نظام کے ساتھ
انہیں والہانہ تعلق تھا اور مرکز کے بارے میں
انہیں کسی قربانی سے دریغ نہ ہوتا تھا خلیفۃ
وقت ایدہ اللہ بنصرہ سے انہیں عشق
تھا سلسلہ کے علماء و مبلغین کے لئے ان
کے دل میں احترام و محبت کے جذبات تھے
مجھے قادیان کی زندگی سے ان سے تعارف
تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی متعدد مرتبہ
قادیان جانے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ وہاں
پر مساجد، بہشتی مقبرہ، مدرسہ اور بعض
دیگر عمارتوں کی تعمیر میں بھی سیٹھ صاحب
مرحوم کی مالی خدمات نمایاں تھیں۔ انہیں
دیکھ کر جزاہ اللہ خیر الجزاء
کی دعا بے اختیار نکلتی تھی۔

ایک عرصہ سے ذیابیطس سے بیمار تھے
علاج کے سلسلہ میں بڑے تجربوں سے
گزر رہے تھے۔ مجھے جب یہ تکلیف شروع
ہوئی تو انہوں نے مجھے بعض نسخے اور بعض
دوائیں بھی بھجوائیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے
خیر دے آمین۔

سیٹھ صاحب مرحوم کراچی میں فوت ہوئے
ان کے صاحبزادہ شریف احمد صاحب اور
دیگر اعزہ ان کا جنازہ ربوہ لائے آپ
موصی تھے اس لئے آپ مقبرہ بہشتی میں
دفن ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے ان کی
تدفین قطعہ مبشرہ میں ہوئی اللہ تعالیٰ
ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ محترمہ
اور بچوں اور عزیزوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قصرِ عیسائیت پر ایک لرزہ طاری ہوگیا۔ یہ تمام دلائل و براہین کتب مسیح موعودؑ میں آج بھی بطور چیلنج موجود ہیں مگر کوئی نہیں جو ان کو توڑ سکے۔ یہ براہین عالمِ اسلام کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور آج احمدیت اِسی اسلحہ سے لیس ہوکر عیسائیت کے جسم پر ایسی کاری ضربیں لگا رہی ہے کہ جس سے اس کا جانبر ہونا ناممکن ہے۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقائد مسیحیہ کا بطلان ثابت کرکے عیسائیت کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دی۔ ایک گردن باقی رہتی تھی جس کے ذریعہ اس کی جان ابھی اٹک رہی تھی، وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقلی، نقلی اور تاریخی شواہد سے مسیح کی صلیبی موت کا بطلان ثابت کرکے اور قبر مسیح کا کھوج لگا کر توڑ دی۔ اب ایک بے جان دھڑ پڑا ہوا ہے۔ جو بہت جلد گل سڑ کر خاکستر ہو جائے گا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمان بڑی کثرت سے عیسائیت میں داخل ہو رہے تھے لیکن کوئی عیسائی مسلمان نہیں ہوتا تھا۔ لیکن احمدیت کی بدولت آج معاملہ بالکل اسکے برعکس ہے۔ آج وہ وقت ہے کہ عیسائی بڑی کثرت کے ساتھ مسلمان ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پادریوں نے خود اِس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ اگر ہم ایک عیسائی بناتے ہیں تو اس کے مقابل میں احمدی مبلغین دس کو مسلمان بنا لیتے ہیں۔ سچ فرمایا تھا مسیح زماںؑ نے ؎

آسماں پہ دعوتِ حق کیلئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پہ فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(باقی)

گمشدہ اشیاء کے مالکان توجّہ فرمائیں

جلسہ سالانہ فتح ۱۳۵۳ ہش (دسمبر ۱۹۷۴ء) کے موقعہ پر گم ہونے والا مندرجہ ذیل سامان دفتر ہذا میں موجود ہے۔ متعلقہ احباب دفتر ہذا سے رابطہ قائم کرتے وقت براہِ مہربانی اپنی اشیاء کی معیّن شناخت ضرور تحریر فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

اعلان ہذا کے دو ماہ بعد تک جو اشیاء متعلقہ مالکان کو واپس نہ ہو سکیں وہ مستحقین میں تقسیم کرا دی جائیں گی:-

۱۔ دسترخوان	ایک عدد	۱۲۔ جُوتے مردانہ	ایک جوڑا
۲۔ کھیس	ایک عدد	۱۳۔ ہینڈ بیگ	ایک عدد (تالا بند)
۳۔ تولیہ	ایک عدد	۱۴۔ پرس (بچگانہ)	ایک عدد
۴۔ پتلون	ایک عدد	۱۵۔ پین (مختلف)	تین عدد
۵۔ جائے نماز	دو عدد	۱۶۔ چابیاں (متفرق)	بارہ عدد
۶۔ رُومال (مختلف)	دس عدد	۱۷۔ عینک	تین عدد
۷۔ رُومال (بڑا)	ایک عدد	۱۸۔ جُوتے بچگانہ	ایک ایک پاؤں تین عدد
۸۔ چُھتری (بچگانہ)	ایک عدد	۱۹۔ مختلف جرابیں	پانچ عدد
۹۔ ٹوپیاں (مختلف)	آٹھ عدد	۲۰۔ گھڑی کلائی (زنانہ)	ایک عدد
۱۰۔ مفلر	سات عدد	۲۱۔ کچھ نقدی جو مختلف جگہوں سے ملی ہے۔	
۱۱۔ دستانے	ایک جوڑا		

ناظر ضیافت

اعلان گمشدہ

میرا لڑکا سعید احمد بعمر ۲۰ سال دماغی توازن ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے قریباً تین ماہ سے لاپتہ ہے۔

اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کوئی علم ہو تو براہ کرم مجھے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

ٹھیکیدار محمد یعقوب ٹمبر مرچنٹ ساکن چنیوٹ (حال ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کو گذشتہ سال سے مثانہ میں پتھری کی وجہ سے پیشاب کی تکلیف ہے۔

چند روز تک اپریشن کروانے کیلئے ڈسکہ جا رہا ہوں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے۔ آمین

(ماسٹر غلام محمد نصیر گوجرانوالہ)

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۸۷۹

مَیں مرزا رشید انور ولد مرزا محمد سعید صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی (UAB) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک عدد بائیسکل قیمت ۲۲۰ درہم (۲) ایک عدد کلائی کی گھڑی ۵۰ درہم (۳) ایک عدد بجلی کی استری ۵۰ درہم

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اِس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵۰/- درہم ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا رشید انور ولد مرزا محمد سعید صاحب پوسٹ بکس نمبر ۷۵ ابوظہبی (UAB)

گواہ شد:۔ سید نذیر احمد ولد سید بہار شاہ صاحب ابوظہبی۔ گواہ شد:۔ نسیم باجوہ ولد مظفر خاں صاحب باجوہ ابوظہبی۔

مسل نمبر ۲۱۸۸۰

مَیں ایم غلام رسول ولد چوہدری میاں خان صاحب قوم جٹ پنشنر سکول ٹیچر عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کالس ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۱۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زرعی اراضی تعدادی ۹ کنال واقعہ موضع کالس ضلع گجرات قیمت نرخ موجودہ مبلغ ۳۰۰۰/- روپے۔ (۲) ایک عدد مکان نیم پختہ واقع موضع کالس ضلع گجرات قیمتی ۸۰۰/- روپے۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اِس وقت مجھے ۱۵۷/۸۴ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ غلام رسول ولد میاں خان صاحب موضع کالس ڈاکخانہ ناگڑیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ عبدالرزاق بٹ مربی سلسلہ ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ولد احمد دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لکڑالی ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۱۸۸۱

مَیں مبارکہ ملک زوجہ سعید احمد ملک صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گسماؤ نائیجیریا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۷۴/۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیور طلائی وزنی ۱۷ تولے۔ مالیتی ۹,۰۰۰/- روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند ۵,۰۰۰/- "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ مسز مبارکہ ملک P.O بکس نمبر ۹۱ گسماؤ۔ نائیجیریا۔ حال مقیم ۱۴/۲۷ داتا نگر۔ بادامی باغ۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ سعید احمد ملک وصیت نمبر ۱۹۷۲۳ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد انور صدیقی ۱۴/۲۷ داتا نگر۔ بادامی باغ۔ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں چار روزہ زراعتی نمائش کے موقع پر

احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے تبلیغ واشاعتِ اسلام کا وسیع پروگرام

سیرالیون کے مشرقی صوبہ کے شہر KENEMA میں ۱۸ سے ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء تک چار روز کے لئے ملک کی سب سے اہم زراعتی نمائش منعقد ہوئی۔ یہاں کی مقامی احمدیہ جماعت نے اِس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وسیع پیمانے پر تبلیغِ اسلام کا پروگرام مرتب کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورہ مغربی افریقہ ۱۹۷۰ء کے بعد یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت معرضِ وجود میں آئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں پر ایک شاندار مسجد زیرِ تعمیر ہے۔

کینیما کی اِس زراعتی نمائش پر احمدیہ مسلم مشن نے ایک سٹال لگایا جس کی تیاری جناب آئی۔ اے۔ محمد سیکرٹری مشرقی صوبہ کی سرکردگی میں کئی روز تک ہوتی رہی۔ مجلس نصرت جہاں کے سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ مکرم مبشر احمد پال صاحب، مکرم خالد محمود صاحب، مکرم مبرور احمد صاحب بھٹی اور افریقن ٹیچر مکرم کمارا صاحب۔ اسی طرح مکرم مولوی فضل کریم صاحب کئی روز تک سٹال کو تبلیغی چارٹوں سے سجانے کے کام میں مصروف رہے۔ سٹال پر سلسلہ کی کتب برائے فروخت رکھی گئیں اور اسلام کی خوبیوں پر مشتمل ایک اشتہار مفت تقسیم کے لئے بیس ہزار کی تعداد میں شائع کروایا گیا۔

صدرِ مملکت جمہوریہ سیرالیون نے اِس نمائش کا افتتاح کیا اور افتتاحی تقریر کے بعد آپ احمدیہ سٹال پر بھی تشریف لائے۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر امیر احمدیہ مشن سیرالیون نے اِس موقع پر صدرِ مملکت کی خدمت میں قرآن کریم ترجمہ انگریزی اور کتاب موسومہ "افریقہ سپیکس" کا ایک نسخہ پیش کیا جس پر جناب صدرِ مملکت موصوف نے فرمایا:۔

"YOU ARE DOING WELL." یعنی "آپ اچھا کام کر رہے ہیں"

احمدیہ سٹال پر تشریف لانے والے ہزاروں زائرین کو اسلام کی خوبیوں اور محاسن پر مشتمل ٹریکٹ مفت تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح پانچ ہزار افراد کے سینوں پر لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ کا بیج لگایا گیا۔ زائرین نے سینکڑوں کتب خریدیں اور سٹال کے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ دن بھر مختلف زبانوں میں تبلیغِ اسلام جاری رہی نیز سٹال پر آکر سوالات کرنے والوں کو تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیہ مشن سیرالیون کو تبلیغ واشاعتِ اسلام کا ایک عمدہ موقع بہم پہنچایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

درخواستِ دعا

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ یک صد پانچ روپے کی رقم برائے علاج غریب ونادار مریضاں بھجواتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ان کے خاوند مکرم چوہدری محمد امین صاحب بی۔ اے سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں اور سیالکوٹ ہسپتال میں داخل ہیں احبابِ جماعت ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز احباب ان کی ہمشیرہ غلام فاطمہ صاحبہ کے لئے بھی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مرزا منور احمد
(چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد۔ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں عبدالرحیم صاحب درویش قادیان کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

زکوٰۃ ادا کرنیوالوں کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اپنی زکوٰۃ لاتے تو آپؐ فرماتے کہ اے اللہ! فلاں شخص کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اور جب میرا باپ آپؐ کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔

ایک روایت یوں ہے کہ جب کوئی شخص نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپؐ فرماتے اے اللہ اِس شخص پر اپنی رحمت نازل فرما۔

وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جن کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پروردگارِ عالم کی رحمت طلب فرمائی ہے۔ صاحبِ نصاب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں بطور یاددہانی عرض ہے کہ وہ اپنی واجب الاداء زکوٰۃ جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تا کہ خدا تعالیٰ کی غریب مخلوق کی امداد ہو سکے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

حضرت امام حسینؓ کی شہادت اور آپ کی سیرتِ طیبہ پر
الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا خصوصی اجلاس

واقعۂ کربلا کے تاریخی پس منظر اور مقامِ امام حسینؓ پر دو گرانقدر تحقیقی مقالے

۱۰ محرم کو جامعہ احمدیہ ہال میں "شہادتِ امام حسینؓ" کے سلسلہ میں ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم طارق محمود صاحب طارق (درجہ خامسہ) نے اپنا ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "واقعۂ کربلا کا تاریخی پس منظر" پیش کیا۔ اس کے بعد "مقامِ امام حسینؓ" سے متعلق ایک نظم پڑھی گئی۔ پھر مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب (درجہ خامسہ) نے "سیرتِ امام حسینؓ" کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

آخر میں مکرم شیخ خادم حسین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر صرف آنسو بہانا ہی کافی نہیں بلکہ آج زمانہ کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے عملی نمونہ سے مستفیض ہونے اور آپ کے اوصاف کو اپنانے کی ضرورت ہے اس لئے ہمیں "حسینی نمونہ" اپنانا چاہیئے۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت امام حسینؓ کا ایک نام "شبّیر" بھی ہے جس کے معنے "رات کے پہلوان" کے ہیں۔ اِس لئے ہمیں بھی حضرت امام حسینؓ کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کرنے اور تہجد کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

محترم صدرِ مجلس نے دعا کرائی اور یہ مبارک محفل اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ماموریں اللہ کی پاک صحبت (بقیہ صفحہ اوّل)

علم کی کس قدر ضرورت ہے سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے تو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف کے پڑھنے اور سمجھ کر پڑھنے اور عمل کے واسطے پڑھنے کی بہت بڑی ضرورت ہے اور یہ حاصل ہوتا ہے تقویٰ اللہ سے۔ ماموریں اللہ کی پاک صحبت میں رہ کر۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سلامتی، صدقِ نیت، شفقت علی خلق اللہ، غایت البعد عن الاغنیاء، آسانی جودتِ طبع، سادگی، دوربینی کی صفات سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۹۰، ۹۱)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گزشتہ سال کی نسبت کم ہے حالانکہ بجٹ گزشتہ سال کے بجٹ سے کہیں زیادہ ہے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں تا جلسہ سالانہ کے بل ادا کئے جاسکیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴